گرہستی جیون
کے لئے
ادبھت درپن
قانون نوجوان
قانون والدین
سنسار آنند
قانون بیوی
قانون شادی
قانون خاوند
لیکھک
پنڈت بیکنٹھ کوشل (رجسٹرڈ) گورنمنٹ میڈیکل پریکٹیشنر ویدو حکیم حاذق
(آف لاہور)
پروپرائیٹر شری کرشن اوشدھالیہ رجسٹرڈ ہیڈ آفس دہلی
قیمت عہ (ایک روپیہ پندرہ آنے)

اوم

عقیدت کے پھول

عقیدت کی یہ چند کلیاں ترے چرنوں میں لایا ہوں
مجھے شکتی دے اے بھگون تری سیوا میں آیا ہوں
سرستی ماں میرے لفظوں میں پیدا وہ اثر کر دے
اثر کیا ہر لفظ کو مرہم زخمِ جگر کر دے
نہیں دعویٰ ہے دولت کا نہ دعویٰ ہے لیاقت کا
مجھے کچھ آسرا ہے کچھ تو بس ہے یتری رحمت کا

اوم شری گنیش آے نمہ

اُن کی نذر
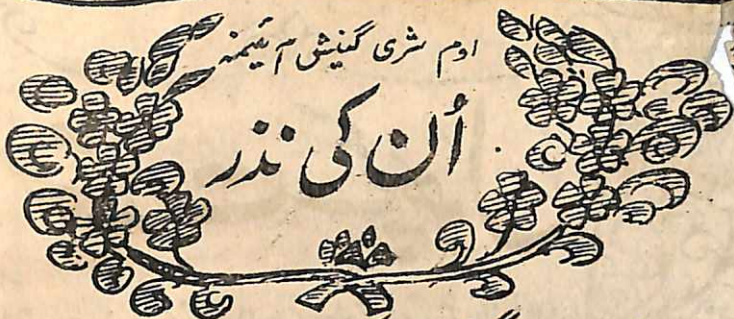
جو گرہست سنگرام کو ہنسی کھیل کا میدان سمجھکر شادیوں کی جھنکاریں اس میں داخل ہوتے ہیں۔ لیکن گرہست آشرم کے فرائض سے ناآشنا ہونے کی وجہ سے اُس مسافر کی طرح اوندھے منھ گر پڑتے ہیں جو منزل کو بغیر رہبر کے عبور کرنا شروع کر دیتا ہے جو شادی کرنے سے پہلے نہیں جانتے کہ مرد اور عورت کا رشتہ اٹوٹ ہے۔ اخلاقی گراوٹوں کی دلدل میں کود کر گرہست کے گلزار کو پر آشوب بنا دیتے ہیں۔ ناواقفیت کی وجہ سے قدم قدم پر مشکلات کا سامنا کرتے ہیں اور اپنے دوستوں سے کہتے ہیں کہ شادی کیا ہے۔ پابندیوں کا پیغام ہے۔ قید با مشقت ہے۔ مسرتوں اور خوشیوں کا اختتام ہے۔

اُمید کامل ہے

کہ "سنسارک آنند" اُن کا حقیقی رہبر بنے گا۔ اور اُن کی بے لطف ازدواجی زندگی کو پُر مسرت بنا دے گا۔ جو نوجوان شادی سے پہلے اس کا مطالعہ کریں گے اُن کے لئے خضرِ راہ

ثابت ہو گا۔ اور ان کی ہر مشکل کا حل اِس میں سے اُنھیں مل جائے گا۔ ایسے پڑھ کر ہر نوجوان شادی کو قانونِ قدرت کے مطابق بنانے میں کامیاب ہو گا۔

ایشور سے

پرارتھنا ہے کہ وہ سرو شکتی مان میری اس حقیر تصنیف کو اہلِ وطن کے لئے مفید بنائے اور گرہست آشرم میں پرویش کرنے والے ہر نوجوان کے لئے پُر از معلومات باتیں لکھنے کی شکتی پیدا کرے۔

ادم تت ست۔

مخلص

ٹیک چند کوشش

رجسٹرڈ گورنمنٹ میڈیکل پریکٹیشنر و بید و حکیم حاذق

(آف لاہور)

پروپرائٹر شری کرشن اوشدھالیہ رجسٹرڈ

ہیڈ آفس دہلی

دُنیا ایک راز ہے

نکتہ چینی سے دل آزار نہ ہوگا ہرگز ؛ اگر انسان میں انصاف پسندی ہوگی

دُنیا ایک راز ہے - اس کا ہر ذرہ ایک راز ہے - اس راز سربستہ کو منکشف کرنے کے لئے انسان نے کیا کچھ نہیں کیا - وہ بجلی جو آسمان پر چمک چمک کر ہمیں ڈرایا کرتی تھی - اُسے قید کر لیا - آپ سو گیا اور اُسے حکم دیا کہ تو پنکھا چلا - اس سے آٹا پسوایا - گاڑیاں چلوائیں - بھاپ جو پتیلی کے ڈھکنے کو اوپر نیچے کرتی تھی - اُسے پکڑ لیا - انجن میں بند کیا - پیچھے ڈبے لگا دئے - لاکھوں من اسباب اُسکی پیٹھ پر لادا - خود سوار ہوا اور کہا کہ چل ہمیں بمبئی لے چل - ہمارا اسباب مدراس پہنچا دے - سورج کی کرن کو پکڑا اور اُسے کیمرے سے گذار کر ہڈیوں تک کا فوٹو لے لیا - غرض عالم کو بنانے والا ہی اسکی دسترس سے بچا - ورنہ اس کی بنائی ہوئی ہر چیز کو اُلٹ پلٹ کر اس کے رگ و ریشہ سے واقفیت پیدا کر لی -

بھگوان کی پیدا کی ہوئی مخلوقات میں انسان کو اشرف المخلوقات کا درجہ حاصل ہے ... پیدائش کا وہ چکر چلا دیا کہ پھوں

پودوں - درختوں - جانوروں کو نسل کشی کے رموز بتا دئے - اگر انسان نسل بڑھانے سے ہاتھ اُٹھا بیٹھے - تو بھی دوسری مخلوقات اس فعل سے باز نہیں رہ سکتی - ہر مذہب اور ہر ملت میں شادی کرنا اور نسل کو بڑھانا جائز اور انسانی فرائض کی ادائیگی لکھا ہے - بلکہ زندگی کا سب سے بڑا مقصد قرار دیا ہے - دُنیا کے جنم داتا برہما نے بھی شادی کر کے مریادا قائم کی - اسلامی خیال کے مطابق خدائے لایزال نے آدم کے ساتھ حوّا کو پیدا کر کے ثابت کر دیا کہ اولادِ آدم جوڑا بن کر ہی رہ سکتی ہے - ہندو شاستروں نے استری کے بغیر ہونے والے ہر یگیہ کو اپوِتر اور ادھورا گردانا ہے انگریزی میں NO LIFE WITHOUT WIFE کا مقولہ ضرورتِ شادی کا شاہد ہے -

جیون ایک گاڑی ہے جس کے دو پہیئے ہیں - ایک مرد دوسرا عورت - اس جیون کی ریل کو منزلِ مقصود تک پہنچانے کے لئے دونوں پہیوں کا ٹھیک حالت میں ہونا اور اپنا اپنا کام خوش اسلوبی سے کرنا ضروری ہے - گھر کو ایک سلطنت کہئے - مرد اس حکومت کا بادشاہ اور عورت وزیر ہے - بادشاہ اپنے فرائض کی ادائیگی سے ناواقف ہوگا تو بھی سلطنت برباد ہو جائے گی - وزیر رموزِ سلطنت سے ناواقف ہوگا تو بھی حکومت کی تباہی کا باعث بنے گا - غرض دونوں کے لئے گرہست وگیان (गृहस्थ विज्ञान) یعنی سیاستِ مُدن کا جاننا ضروری ہے -

پراچین سبھیتا

انسانی برادری میں ایک بھیڑ چال چلی آئی ہے۔ جس بات کو ایک شخص بُرا کہے۔ سب بُرا کہنے لگ جاتے ہیں۔ شاریرک وگیان HYGIENE (शारीरिक विज्ञान) اور گرہست وگیان (اسیاسیات تمدن) جس کی اشد ضرورت ہے۔ نوجوانوں کو نہیں پڑھایا جاتا۔ باپ اپنے نوجوان بیٹے کے ہاتھ میں گرہست وگیان پر لکھا ہوا کوئی شاستر دیکھ کر اُسے بد اخلاق سمجھنے لگتا ہے۔ حالانکہ شادی سے پہلے اس وگیان کا جاننا اشد ضروری ہے۔ اور نوجوانوں کو اس سے بیبہرہ رکھنا سخت غلطی ہے۔ آئے دن ہم گھروں کو اُجڑتے اور خاندانوں کو برباد ہوتے دیکھتے ہیں۔ لیکن پلک نہیں جھپکتے۔ خاوند یا بیوی ایک دوسرے کو خوش رکھنے کے لئے راز کو نہ جاننے کی وجہ سے ایک دوسرے سے لڑتے جھگڑتے رہتے ہیں۔ اپنی زندگی کو خوشگوار بنانے کی بجائے باہمی رنجش اور کشمکش سے پھیکا اور بدمزہ بنا لیتے ہیں کام شاستر کے مصنف پنڈت کوکا پرشاد نے اپنی پُستک رتی رہسیہ (रति रहस्य) میں کیا خوب لکھا ہے کہ ”جو مرد کام شاستر سے ناواقف ہے اور جوان عورتوں کے حسن دلفریب اور ناز و ادا کو سمجھنے کی قابلیت نہیں رکھتا اور اُن کے مدن ترنگ کے ایام میں اُن کے راز بھرے اشاروں اور کنایوں کو نہیں سمجھتا وہ اس کمہار کی طرح ہے جس کے ہاتھ میں لعل بے بہا آیا اور اس نے گدھے کے

گلے میں لٹکا دیا۔

ہم اپنی پراچین سبھیتا کا ڈھنڈورا بڑے زور سے پیٹتے ہیں لیکن بزرگوں کے نقش قدم پر چلتے ہوئے ہچکچاتے ہیں۔ پراچین کال میں بھی گرہست وگیان (سیاست مدن) پر زور دیا جاتا تھا اور ودوانوں نے نوجوانوں کو گرہست کے نازک سے نازک نکتوں کو سمجھانے میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی۔ کام سوتر۔ مدن منجری۔ کام پرش رتی رہسیہ وغیرہ بیسیوں کتابیں پھولوں کا سہرا باندھ کر گرہست کے اتھاہ ساگر میں کودنے والے نوجوان کے لئے لکھدیں۔ بھارت کو چھوڑئے فلسفۂ ایران کو دیکھئے۔ ملّا دوانی نے اخلاق جلالی جیسی پُر از معلومات کتاب میں سیاست مدن پر عاقلانہ بحث کی ہے۔ اور عورتوں کی مختلف قسمیں تبا کر ان کے متعلق ہر قسم کی ہدائیتیں درج کی ہیں۔ عربی میں علم النسا اور جذبات النسا و لذت النسا وغیرہ بیسیوں کتابیں نوجوانوں کی رہنمائی کے لئے لکھی گئی ہیں۔

اگیانتا

آجکل ہم دیکھتے ہیں اگر کوئی شخص اس فن پر کوئی کتاب لکھدے تو اُسے فحش نگاری سمجھا جاتا ہے سینما دیکھنا۔ بازاری عورتوں سے عشق کرنا۔ چوراہے میں کھڑے ہو کر سڑک پر سے گذرتی ہوئی لڑکیوں اور عورتوں کو دیکھنا۔ مشت زنی (HAND PRACTICE) یا اغلام بازی سے ویرج جیسی قیمتی چیز کو ضائع کرنا برداشت کیا جا سکتا ہے لیکن

"سنسارک آنند"، جیسی مفید کتاب کو دیکھنا بد اخلاقی تصور ہوتا ہے جبکہ نگہ اپنی اپنی پسند اپنی اپنی

اس علم کی اشاعت میں روڑہ اٹکانے والے ماحول کو آنکھیں بند کر کے دیکھتے ہیں۔ وہ لوگ شادی کے رہسیہ (راز) کو جان کر اپنے آپ کو ایک کامیاب جوڑا بنانے کی بجائے اپنے نوجوان لڑکوں اور لڑکیوں کو جوانی کی بداعتدالی اور بے قاعدگی میں پھنسا کر اُن کی ارمان بھری زندگی کو دوزخ بنانا چاہتے ہیں۔ وہ دیش جو اس وقت ترقی کی شاہراہ پر گامزن ہیں (یورپ امریکہ) جو بہترین دماغ اور جوشیلے نوجوان پیدا کر رہے ہیں۔ اُن میں تو اس فن پر لکھی ہوئی کتابیں بُری نہیں مانی جاتیں بلکہ وہ دھڑا دھڑ بک رہی ہیں۔ لیکن ہمارے دیش کا باوا آدم ہی نرالا ہے۔ انگریزی میں اس فن پر لکھی ہوئی کتابیں تو ہر سال ہزاروں کی تعداد میں آ کر یہاں بک جاتی ہیں۔ لیکن ہندوستانی میں لکھی ہوئی کتابوں سے حد درجہ نفرت ہے۔ کیونکہ ایک محاورہ ہے۔ گھر کا یوگی جوگڑا اور باہر کا یوگی سِدّھ۔

تہذیب کے مریض کو گولی سے فائدہ و رفع مرض کے واسطے بل پیش کیجیے حالانکہ بدلیشوں کے ڈاکٹروں اور ویدوں نے اس بات کو تسلیم کیا ہے کہ عورتوں اور مردوں کی تمام پیچیدہ اور پرانی خفیہ بیماریوں کی تشخیص اور علاج میں مشرقی حکیم اور وید ہم سے بہت آگے بڑھے ہوئے ہیں۔ لیکن برادرانِ وطن کو کون سمجھائے۔ ان پر تو انگریزیت کا بھوت سوار ہو چکا ہے۔ مغرب کی سائینس مشرق میں مذہب

کارنگ بدل کر ظاہر ہوتی ہے۔"

میرے خیال میں تو شادی سے پہلے نوجوان کا امتحان لینے کے لیے صرف ایک ہی سوال کافی ہے۔

ایک سوال

سوال۔ مدن ترنگ کِسے کہتے ہیں۔ اس کی علامات و اِشارات کے متعلق تم کیا جانتے ہو؟ मदन तरंग किसे कहते हैं, इसके चिन्ह बताओ?

ظاہر ہے کہ اس کا جواب ۵ فیصدی نوجوان بھی نہ دے سکیں گے۔ کیونکہ ہمارے ہاں اس قسم کی تربیت و تعلیم نہیں دی جاتی۔ اور بغیر اِن رازوں کے جانے لڑکوں اور لڑکیوں کے سر پر شادی کا بوجھ لاد دیا جاتا ہے۔

اس فن کی کتابوں کا مطالعہ کرنے والا نوجوان مدن ترنگ (شہوت کی لہر) کو فوراً تاڑ جائے گا اور ان اشاروں سے جو اس ترنگ کے وقت عورتیں کرتی ہیں اور اُن حرکات سے جو اس وقت خاص طریقے سے ظاہر ہوتی ہیں۔ جائز فائدہ اُٹھائے گا۔ اور جاہل ترنگ کے ٹھنڈا ہو جانے کے بعد اُسے خواہ مخواہ تنگ کرے گا۔ جس سے اکثر اوقات کئی قسم کی بیماریاں پیدا ہو جاتی ہیں۔

گناہِ عظیم

ناچن لاگی تو گھونگھٹ کیسا؟ کے مصداق وہ لوگ جو شادی کرنا چاہتے ہیں۔ اپنی گود میں کسی معصوم کی عمر رہا ہنسی دیکھنا چاہتے ہیں۔ اپنے آنگن میں کسی کو گُلی ڈنڈا کھیلتے دیکھنا چاہتے ہیں کی تربیت اور شادی

ہیں دل کھول کر روپیہ خرچ کرنے کے ارمان لئے بیٹھے ہیں۔ نورِ نظر کے درشنوں سے اپنی آنکھوں کو تر و تازہ کرنا چاہتے ہیں۔ لیکن جس تعلیم سے یہ چیزیں حاصل ہوتی ہیں۔ جس ٹریننگ سے یہ گتھیاں سلجھ سکتی ہیں اُن کو جاننا گناہِ عظیم سمجھتے ہیں۔ انجان ہونے کی وجہ سے زندگی کی دوڑ میں ناکامیاب رہتے ہیں۔ اور اپنی غلطی کو تسلیم کرنے کی بجائے ہر چھوٹی بڑی بات پر عورت کو کوسنا شروع کر دیتے ہیں۔ بعض دفعہ عورتیں بھی جھلّا اُٹھتی ہیں اور اس کشمکش سے کئی بُرے نتیجے نکلتے ہیں۔ کئی گھرانے تباہ ہو جاتے ہیں۔ کئی عورتیں جو شرم و حیا کی مورت تھیں۔ رنڈی بازار کے کسی کوٹھے پر جا بیٹھتی ہیں۔

اب ہم آزاد ہیں

اب ہم آزاد ہیں۔ اس آزادی کے دور میں دیش کی سیوا کرنا ہر شہری (ناگرک) کا فرض ہے۔ ہم اور کچھ نہیں کر سکتے تو کم از کم نوجوانوں۔ بچوں اور عورتوں کو اپنے تجربات سے فائدہ پہنچانے کا کام تو کر سکتے ہیں۔ بھگوان نے چاہا تو اس کتاب کا مطالعہ ہر والدین۔ نوجوان۔ خاوند اور بیوی کے لئے مفید ہوگا۔ اور اسے پڑھ کر وہ گُل کامرانی کی بھینی بھینی خوشبو سے آنند اُٹھا کر ہماری کوشش اور محنت کا جائز ازالہ بنیں گے اور بڑے فخر سے کہہ سکیں گے:۔

زمانہ بڑے شوق سے سُن رہا تھا
ہم ہی سو گئے داستاں کہتے کہتے۔